© rasailojaraid.com

مولانا محمد مغیرہ

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتامِ زندگی

حدیث رسول ـــــ ''جو شخص درود پڑھے میری قبر کے پاس، میں خود سنوں گا، اور جس نے دور سے درود پڑھا، وہ مجھے پہنچا دیا جائے گا'' کی سند پر تنقید کرتے ہوئے، اس کے ایک راوی محمد بن مروان سدی صغیر کے حوالہ سے آزاد خیال گروپ کے رہنما محترم محمد الفصا دصاحب نے امام ابن عبدالہادی کی تنقیدان کی کتاب ''الصارم المنکی'' سے اپنے رسالے ''نغمۂ توحید'' بابت ماہ فروری ۲۰۰۱ء کے صفحہ ۳۶ پر پیش کی ہے۔ عبارت حسبِ ذیل ہے: **وقد روی بعضهم هذا الحديث من رواية ابى معاويه عن الاعمش و هو خطاء فاحش انما هو حديث محمد بن مروان تفرد به و هو متروک الحديث متهم بالكذب**

ترجمہ: ''بعض نے یہ حدیث ابومعاویہ عن الاعمش روایت کی ہے اور یہ کھلی غلطی ہے، یہ حدیث محمد بن مروان نے روایت کی ہے، یہ اسی کا تفرد ہے اور وہ متروک الحدیث تھا، جھوٹا تھا'' اسی شمارہ کے صفحہ ۳۷ پر امام ابن عبدالہادی کی کتاب ''الصارم المنکی'' سے یہ عبارت یوں نقل کی گئی ہے۔

هذا الحديث موضوع على رسول الله ﷺ

ترجمہ: ''یہ حدیث گھڑ کر رسول اللہ کے ذمہ لگائی گئی ہے''

قارئین محترم! یہ عبارت پڑھ کر دل میں خیال ہوا کہ کیوں نہ ''الصارم المنکی'' حاصل کی جائے۔ امام ابن عبدالہادی جن کا پورا نام اس طرح ہے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عبدالہادی الحنبلی کی کتاب میسر آ گئی اور ہم اللہ کا نام لے کر اسکا مطالعہ کرنے لگے۔ لیجئے قارئین! ہمارا خدشہ واقعی سچ ثابت ہوا، ایک تو یہ کہ محترم محمد الفصا دصاحب نے حسبِ عادت صرف وہی عبارت نقل کی جو ان کے لئے ظاہراً فائدہ مند تھی مگر وہ عبارت جس سے ان کو نقصان کا خدشہ ہی نہیں بلکہ یقین تھا اس کو چھوڑ دیا جبکہ وہ بھی اسی حدیث سے متعلقہ امام ابن عبدالہادی کا فیصلہ تھا دوسرا یہ کہ امام ابن عبدالہادی (پورا نام۔ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عبدالہادی الحنبلی) کا اپنا مسلک کیا ہے؟ اس کو بھی چھوڑ دیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ:

۱) اس حدیث کی سند پر، امام ابن عبدالہادی نے کن لفظوں میں جرح کی؟

۲) اس حدیث کے الفاظ اور معنیٰ و مفہوم کے بارے میں امام ابن عبدالہادی کیا فرما گئے؟

۳) امام ابن عبدالہادی کا اپنا مسلک و مذہب اس معاملہ میں کیا ہے؟ یعنی، روضہ اطہر پر پیش کیا جانے والا صلوٰۃ و سلام آپ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(صلی اللہ علیہ وسلم) سماعت فرماتے ہیں، یا نہیں؟

سند پر امام ابن عبدالہادی نے جو کچھ فرمایا، وہ یہی ہے کہ اس سند میں راوی، محمد بن مروان متفرد ہے، متروک الحدیث ہے، جھوٹا ہے'' کسی کے قول کے مطابق ضعیف ہے کسی نے اُسے ''یضع الحدیث'' لکھا۔ حتیٰ کہ خود ابن عبدالہادی نے اسے موضوع حدیث قرار دیا۔ ان کے نزدیک یہ روایت، حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کی، نہ ابو صالح اور اعمش نے۔ ابن عبدالہادی نے یہ بھی لکھ دیا کہ یہ روایت ابو معاویہ عن الاعمش کے طریق سے بعض نے بیان کی ہے اور یہ کھلی غلطی ہے۔ اس حدیث میں محمد بن مروان ہی متفرد ہے۔ گویا ابن عبدالہادی نے اس روایت کو سند کے لحاظ سے گرانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اسی بات کو آزاد خیال گروپ نے پلے باندھ رکھا ہے۔

دوسری بات جو امام ابن عبدالہادی لکھتے ہیں، وہ یہ ہے کہ **فاما ذالک الحدیث و ان کان معناہ صحیحافاسنا دہ لایحتج بہ و انما یثبت معناہ باحادیث اخر**

ترجمہ: ''بہر حال یہ حدیث باعتبار معنیٰ صحیح ہے۔ اس کی سند قابل احتجاج نہیں البتہ اس کا معنیٰ دوسری احادیث کی روشنی میں ثابت ہے''۔ پھر دیگر احادیث کی روشنی میں، اس حدیث کی صحت کو تسلیم کرتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں کہ:

معلوم انہ ارادبذالک الصلوٰۃ والسلام الذی امر اللہ بہ سواء ﷺ فی مسجدہ او مدینتہ او مکان آخر فعلم ان ما امر اللہ بہ من ذالک فانہ یبلغہ و اما من سلم علیہ عند قبرہ فانہ یرد علیہ و ذالک السلام علی سائر المسلمین لیس ھو من خصائصہ

ترجمہ: ''صلوٰۃ وسلام، جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے وہ آپ کی مسجد میں ہو، یا مدینہ میں، یا کسی اور جگہ پر، معلوم ہوا کہ وہ درود وسلام آپ کو پہنچایا جاتا ہے۔ البتہ جس شخص نے آپ پر عند القبر سلام عرض کیا تو آپ ﷺ اس کا جواب دیتے ہیں۔ (سلام کا یوں جواب دینا) صرف آپ کی خصوصیت نہیں ('' الصارم المنکی'' ص ۲۶۲)

نیز فرماتے ہیں:

و ھو ﷺ یسمع السلام من القرب و تبلغہ الملائکۃ الصلوٰۃ و السلام من البعد

ترجمہ: '' آپ ﷺ قبر کے پاس سے سلام خود سماعت فرماتے ہیں اور دور سے فرشتے آپ کو پہنچاتے ہیں''

(الصارم المنکی'' ص ۴۳۸)

قارئین محترم! امام ابن عبدالہادی کا مسلک بھی واضح ہو چکا اور آزاد خیال گروپ کی دیانت کا حال بھی۔ یہ گروپ اپنی گفتگو سے یہ باور کراتا ہے کہ امت مرحومہ کا یہ عقیدہ کہ روضہ اقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام عرض کرنے والے کا صلوٰۃ وسلام آپ خود سماعت فرماتے ہیں کہ صرف کسی ایک حدیث (**من صلی علی عند قبری سمعتہ**) کی بنیاد پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے کہ جس کی سند میں محمد بن مروان سدی صغیر، راوی ہے جبکہ امام ابن عبدالہادی نے اس کم فہمی اور کج روی کو ان لفظوں سے دور کر دیا ہے۔ و انما یثبت معناہ باحادیث اخر کہ آپ ﷺ کا عندالقبر صلوٰۃ وسلام خود سماعت فرمانا ہیں۔ دوسری احادیث سے ثابت ہے۔ گویا آزاد خیال گروپ کی طرف سے سدی صغیر کو مجروح قرار دینے کی تمام محنت و مشقت رائیگاں چلی گئی۔ قارئین پر یہ بھی واضح ہو گیا کہ محترم محمد الفضا د صاحب نے واقعی دجل و تلبیس سے کام لیا۔ انہوں نے، اپنا الو سیدھا کرنے کیلئے امام ابن عبدالہادی کی طرف سے سدی صغیر پر جرح و تنقید کا تو ذکر کیا مگر اس حدیث کے معنیٰ و مفہوم کے صحیح قرار دینے کے متعلق ان کے فرمان پر آنکھیں بند کر لیں اور اپنے قاری کو یہ بھی نہ بتایا کہ امام ابن عبدالہادی کا اپنا مسلک کیا ہے، کیا اسی کا نام دیانت ہے؟ پھر یہ کہ ساتویں صدی ہجری تک تو یہ حدیث، باوجود سدی صغیر راوی کے معنیٰ و مفہوم میں صحیح تھی۔ کیا صرف مرور زمانہ سے یہ اب قابل احتجاج نہیں رہی؟

ہم آزاد خیال گروپ کے راہنما محترم محمد الفضا د صاحب سے یہ سوال کرنا چاہیں گے کہ حدیث من صلی علی عند قبری سمعتہ جس کی سند میں سدی صغیر راوی ہے، اس حدیث پر محدثین میں سے کس نے سب سے پہلے جرح کی اور کن الفاظ سے جرح کی اور اس جرح و تنقید کے بعد اس صورت میں اس حدیث کو قبول کیا یا چھوڑ دیا، کیا آپ اس کی وضاحت کرنا پسند فرمائیں گے؟

جناب محترم محمد الفضا د صاحب! آپ نے اپنے رسالہ ''نغمۂ توحید'' بابت ماہ فروری ۲۰۰۱ء ص ۳۶ پر لکھا ہے کہ محمد مروان سدی صغیر کے کذاب ہونے کی بنا پر روایت من صلی علی عند قبری سمعتہ پر اعتراض ہے۔ جناب! اگر آپ کو سدی صغیر پر اعتراض ہے اور اسی وجہ سے یہ روایت آپ قبول کرنے کیلئے تیار نہیں (جبکہ اس حدیث کی سند میں سدی صغیر جیسا مجروح راوی ہونے کے باوجود اس حدیث کو علماء محدثین نے قبول کیا ہے) تو کیا یہی روایت اگر ایسی سند سے جناب کی خدمت میں پیش کر دی جائے جس میں سدی صغیر نہ ہو تو پھر آپ اس حدیث کو قبول کرنے کیلئے تیار ہوں گے۔ تو لیجئے! پیش خدمت ہے:

قال ابو الشیخ فی کتاب الصلوٰۃ حدثنا عبدالرحمن بن احمد الاعرج حدثنا الحسین بن الصباح حدثنا ابو معاویہ حدثنا الاعمش عن ابی الصالح عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی قبری سمعتہ و من صلی علی من بعید اعلمتہ

ترجمہ: ''جس نے میری قبر کے پاس درود پڑھا، میں اسے سنتا ہوں اور جس نے دور سے درود پڑھا تو وہ مجھے بتلایا جاتا ہے''

(''جلاء الافہام'' لحافظ ابن قیم)

(جاری ہے)

© rasailojaraid.com